www.novelsclubb.com
راہِ سکون
NC arts
از قلم حفصہ جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ سکون

از قلم

حفصہ جاوید

www.novelsclubb.com

راہ سکوں۔ قسط نمبر 2

اب یہ منظر تھا ایک ریسٹورنٹ کا جہاں پر وہ سب بیٹھے تھے۔اب ان سب نے جہیز پہن رکھی تھی اور ماسک لگا کے بیٹھے تھے جبکہ صرف ایک عمر ہی ایسا تھا جو ماسک اور کیپ کے بغیر بیٹھا تھا۔ویسے یار کیا زندگی ہے تم لوگوں کی گھر کے باہر بھی ایسے منہ چھپا کے بیٹھے ہو تو فائدہ باہر آنے کا؟ عمر انہیں چھیڑتا ہوا بولا۔بیٹا ہم بڑے لوگ ہیں نہ اب ہمارے فین ہی اتنے ہیں ہمیں دیکھ لیا نہ اگر انہوں نے تو تمہیں یہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ملنی۔اسامہ شوخی سے بولا۔پتہ نہیں کون پاگل لوگ تم لوگوں کے فین ہیں۔عمر نے منہ بسورا۔جبکہ اس کے اس انداز پر سب ہنس پڑے۔اچھا اب سب سریس ہو کہ میری بات سنو۔اسحاق نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔جی بھائی بولیں کیا بات ہے؟اب ہارون بھی سنجیدہ ہوا۔اسحاق نے بولنا شروع کیا۔بات یہ ہے کہ ہمارا نیو کنسرٹ ہے اگلے مہینے جس کی تیاری کرنی ہے اور یہ کنسرٹ

بہت بڑا ہے تو ہمیں بہت محنت کرنی ہو گی۔وہ سب کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے
بولا۔اور سب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔پھر اسحاق کی نظر بہ سخط اسامہ کی طرف اٹھی
جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کھانے میں مصروف تھا۔جبکہ اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ
اگر انہیں کسی نے دیکھ لیا تو یہاں پہ کتنی بیڑ جمع ہو جائے گی۔اور تم اپنے کھانے کو
چھوڑوں اور آپنا دیھان کام میں لگاؤ جب دیکھو مستی ہی سوجھتی رہتی ہے تمہیں۔
عثمان نے اسامہ کے ایسے لاپرواہی سے کھانے پر چھوٹ کی تو وہ بھی فوراً سے پہلے
سیدھا ہو گیا۔عثمان گروپ کا سب سے سنجیدہ بندی تھا۔گروپ کا لیڈر تو اسحاق تھا
جوان پاگلوں کو سمجھتا تھا اور سمجھاتا بھی تھا پر وہ کریزی گروپ ہی کیا جو کبھی سدھر
جائے یا سمجھ جائے۔ویسے یہ سب اسحاق سے زیادہ عثمان سے ڈرتے تھے۔عثمان
بہت ہینڈسم بہت ہی خوبصورت سا نوجوان ہے وہ تقریباً اٹھائیس (28) سال کا
ہے۔عثمان بے حد سنجیدہ انسان ہے۔

ویسے اس اسامہ کو نہ صرف عثمان بھائی ہی سیدھا کر سکتے ہیں۔ حمزہ نے فوراً سیدھا ہوتی ہوئے دیکھ مسکراہٹ دبا کر کہا۔ہاں تو بڑے بھائی ہیں وہ اب تمہاری طرح نافرمان تو میں ہوں نہیں میں فرمانبردار ہوں بڑے بزرگوں کی بات مانتا ہوں۔اب وہ آسامہ ہی کیا جو حساب برابر نا کریں اس لیے فوراً سے پہلے بول اٹھا۔اور اس کی بات پر حمزہ نے منہ بنایا اور عثمان نے اسامہ کو زبردست گھوری سے نوازا کیونکہ وہ اسے بوڑھا جو بول رہا تھا جبکہ باقی سب اسامہ کی بات پر ہنس رہے تھے۔ویسے اسامہ تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔احمد بھی ہنستے ہوئے بولا۔ہاں بلکل ویسے ہی جیسے تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔اب عمر کی زبان پر کھجلی ہوئی تو وہ بھی بول اٹھا۔اور پھر انکی نا ختم ہونے والی بحث شروع ہو گئی۔اس لیے ابھی ہم انہیں یہی چھوڑتے ہیں اور جنت کے گھر چلتے ہیں۔

ویسے بھائی آج کل آپ گھر کافی لیٹ نہیں آتے کیوں؟ وہ داؤد کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ کیا چڑیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے؟ کام کافی زیادہ ہوتا ہے اس لیے ٹائم سے نہیں آپاتا۔ وہ اسے صفائی دینے لگا۔ اچھا بھائی ویسے یہ سب چھوڑے چلیں آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔ وہ جلدے سے اٹھی۔ لیکن اس ٹائم؟ وہ ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔ جی اس ٹائم ابھی آٹھ جائیں میں بھی عبایا پہن کر آتی ہوں وہ یہ کہتے ہوئے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ داؤد نفی میں سر ہی ہلاتا رہگیا۔ (کہ اس کا کچھ نہیں ہونے والا 🙂)

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ آئسکریم پارلر کے سامنے کھڑے تھے۔ جنت نے علیزے کو بھی ساتھ لے لیا تھا۔ داؤد آئسکریم لینے چلا گیا۔ جبکہ جنت اور علیزے باتوں میں مگن ہو گئی۔ جنت نے بلیک عبایا پہن رکھا تھا اور نقاب کیا تھا وہ اپنے پردے کا بہت خیال رکھتی تھی پچھلے تین سال سے وہ مکمل پردہ کرنے لگی تھی اس کی ماما اس کے خلاف تھی کیونکہ وہ شادیوں پہ بھی اب پردہ کرتی تھی لیکن داؤد نے جنت کو

www.novelsclubb.com

سپورٹ کیا تھا۔اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جنت کی ماما نے بھی اسے کچھ کہنا چھوڑ دیا تھا۔کسی نے سچ ہی کہا ہے وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا بس ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے لوگ پہلے پہل تو بہت باتیں کرتے ہیں لیکن جب انہیں لگنے لگتا ہے کہ ان کی باتوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تو وہ خود ہی چپ ہو جاتے ہیں ویسے بھی جب آپ اچھائی کے راستے پر نکلتے ہو تو رکاوٹیں تو آتی ہی ہیں سامنے سو ہمیں ان رکاوٹوں کو سامنہ کرنا ہوتا پیٹھ دیکھا کر بھاگنا نہیں ہوتا جو بھاگ جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے آسمان کو چھونے کی چاند پر جانے کی خواہش تو ہم سب کی ہی ہوتی ہے پر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ چاند تک وہ ہی لوگ پہنچتے ہیں جن کے اندر ہمت ہو لڑنے کی جذبہ ہو جتنے کا۔کہانی کی طرف بڑھتے ہیں۔

علیزے نے سفید رنگ کا گھٹنوں کو چھوتا ہوا فراک پہن رکھا تھا اور سر پر نفاست سے حجاب لیا تھا(داؤد بھائی کے ساتھ جو آئی تھی)وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہی تھی کہ سامنے انہیں گول گپے نظر آئے اور

گول گپوں میں توان کی جان تھی وہ سیدھا گول گپوں والے کے پاس گئی اور گول گپے کی قیمت پوچھیں اور ساتھ ساتھ جنت نے نقاب کے اندر سے ہی کھانا شروع کر دیا لیکن جب گول گپے والے نے گول گپوں کی قیمت بتائی تو جنت مادام تو میدان میں ہی اتر آئی۔ کیوں انکل اتنے مہنگے لوٹنے بیٹھے ہو کیا آپ ہمیں؟ جنت ایکدم لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔ باجی جی جتنی مہنگائی ہے اسی کے حساب سے دے رہا ہوں اب آپ کے لیے ایک گول گپا ایک روپیہ کا تو دینے سے رہا۔ وہ مزاح اڑاتے ہوئے بولے۔ جبکہ جنت کا پارہ ہائی ہو گیا اور علیزے کو پتہ لگ گیا تھا کہ اب یہ بندہ گیا۔ ویسے انکل جی باجی کسی بولا ہے آپ نے؟ جنت بہت آرام سے کھاتے ہوئے بولی۔ آپکو ہی بولا ہے اب آپکو یہاں اپنے علاوہ کوئی اور عورت نظر آ رہی ہے کیا؟ وہ آدمی پھر اسی لہجے میں بولا۔ عورت؟ جنت نے سوالیہ آئبرو اٹھائی۔ ہاں عورت جیسے عبایا پہنا ہوا ہے آپ نے باجی جی عورت ہی لگ رہی ہے بلکل۔ اور علیزے اب دعا کر رہی تھی کہ داؤد بھائی آ جائیں پتہ نہیں کہاں رہ گئیں تھے وہ؟ علیزے

www.novelsclubb.com

جانتی تھی کہ جنت اپنے عبایا کے بارے میں کسی کو بات نہیں کرنے دیتی۔اچھا تو جو لڑکی عبایا پہنے گی وہ آپ کو عورت لگنے لگے گی؟ جبکہ کوئی اسے بہت دیر سے دیکھ رہا تھا شاید کھو سا گیا تھا اس میں اس کی آواز کے سحر میں اس کی باتوں میں۔ہاں تو اب اس زمانے کی لڑکیاں تو عبایا پہننے سے رہی تو عورتیں ہی پہنے گی نہ۔وہ اب جنت کے سوال پر افسوس کر رہا تھا کہ اتنا بچگانہ سوال؟۔اچھا ویسے عجیب معاشرہ ہے ہمارا اگر لڑکیاں پردہ کریں تو وہ عورتیں اور نہ کریں تو کہا جاتا ہے کہ خود اپنی حفاظت نہیں کرتی کیوں؟آخر کیوں انکل جی آپ ہم لڑکیوں کو جینے کیوں نہیں دیتے ہو ہم کچھ بھی کر لیں آپ ہماری عزت کرنا کب سکھیں گے؟اپنی بیٹیوں کو پردہ کرنے کا کہنے کی بجائے آپ پردہ کرنے والی لڑکیوں کو عورتیں بنا دیتے ہیں۔آپ کی بیٹی کی عمر کی ہوں میں بھی تو آپ ابھی خود ہی کہہ رہے تھے نہ کہ پردہ تو عورتیں کرتی ہیں لڑکیاں کیوں نہیں کر سکتی ہر دہ؟اب جنت تھوڑے غصے سے بولی خیر آواز اس کی پھر بھی اونچی نہیں تھی وہ جانتی تھی کس سے کس لہجے میں بات کرنی ہے۔وہ ہمارا

معاشرہ ایسا نہیں ہے نہ اگر کوئی لڑکی پردہ کرنے لگے تو لوگ باتیں کرتے ہیں۔اب وہ انکل تھوڑے شرمندہ لگ رہے تھے۔معاشرہ! یہ معاشرہ جو ہوتا ہے نہ یہ ہم خود بناتے ہیں اگر ہم کچھ کرنے کا سوچ لیں تو کوئی ہمیں روک نہیں سکتا۔اور جہاں تک بات ہیں لوگوں کی تو لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے اور لوگ تو ہمارے ٹائٹ جینز اور شرٹ پر بھی باتیں بناتے ہیں پر ہم وہ بھی تو پہنتے ہیں نہ کیوں؟ کیونکہ وہ سب کرتے ہیں وہ ایک فیشن ہے۔جب ہم اتنی باتیں سننے کے بعد بھی جنیز اور شرٹ پہن لیتے ہیں تو پھر عبایا کیوں نہیں؟ پردہ کیوں نہیں کر سکتے؟ اور ایک اور بات انکل جی اگر ہم لوگوں کی باتوں پر ہی دھان دیتے رہے نہ تو زندگی میں کبھی آگے نہیں بڑھ پائے گے۔اور جب ہم شرٹس اور جنیز کے بارے میں کسی کی بات نہیں سن سکتے تو پردے پر کیوں سنیں؟ امید کرتی ہوں کہ آپ کو سمجھ آگئی ہو گی۔ جنت نے اپنی بات بہت تحمل سے اور دھیمی آواز میں کی تھی وہ اس شخص کا تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی ہوں جنت کی آواز میں غصہ ضرور تھا مگر وہ اپنی آواز کو اونچا

نہیں کر رہی تھی وہ صرف اس شخص کو سمجھانا چاہتی تھی اور سمجھایا تو ہمیشہ پیار سے ہی جاتا ہے۔اس کی باتوں سے اب انکل جی سچ میں کافی شرمندہ لگ رہے تھے آپنی بات کہہ کر اور پیسے رکھ کر جنت جیسے ہی پیچھے مری تو اس کی آنکھیں سامنے کھڑے انسان کی آنکھوں سے ٹکرائی اور وہ جو پہلے اس خوبصورت آنکھوں والی لڑکی کی آواز کے سحر میں جھکڑا پڑا تھا آنکھوں کے سحر میں کھو سا گیا۔

کچھ پل کے لیے کالی آنکھیں گہری بھوری آنکھوں سے ٹکرائی اور پھر یہ کالی آنکھیں پوری کی پوری گہری بھوری آنکھوں میں سما گئی۔

جنت جلدی سے اپنی نظریں ہٹاتی آگے کو چل پڑی جبکہ وہ وہی کا وہی اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

وہ گاڑی کے قریب آئی تو داؤد بھائی اسی کا ویٹ کر رہے تھے ہاتھوں میں آئسکریم لیے۔آپ کب آئے؟علیزے گاڑی کے اندر بیٹھتی ہوئی بولی۔تب جب آپ دونوں کسی کو سمجھانے میں مصروف تھیں تو پھر چڑیا سمجھا وہ؟وہ جنت سے پوچھتے

ہوئے بولے۔پتہ نہیں بھائی کوشش تو پوری کی تھی سمجھانے کی پتہ نہیں وہ سمجھے یا نہیں۔جنت مرر سے باہر دیکھتی ہوئی بولی۔ویسے بھائی آپ کی یہ بغیر پروں والی چڑیا بہت اونچی اڑان اڑیں گی ایک دن انشاللہ۔علیزے آئسکریم کھاتے ہوئے بولی۔انشاللہ۔داؤد نے بھی مسکراتے ہوئے علیزے کی ہاں میں ہاں ملائی۔اور پھر وہ باتوں میں مگن ہو گئے۔

وہ اپنے بیڈ پہ لیٹا تھا پر ساری رات سے سویا نہیں تھا اسے نیند ہی نہیں آئی۔وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا تھا اس کے سامنے وہ کالی آنکھیں آجاتی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ وہ سونا چاہتا تھا مگر اس سے سویا ہی نہیں جارہا تھا آنکھیں بند کرتا تھا تو وہ کالی آنکھیں سامنے آجاتی تھی اور پھر اس لڑکی کی آواز۔۔ اسے لگ رہا تھا وہ کوئی لڑکی نہیں تھی کوئی سحر تھا جو اب اس پر اپنا اثر دیکھا رہا تھا یہ جو

www.novelsclubb.com

بھی تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔وہ ابھی اپنی انہی سوچوں میں گم تھا جب زارا کمرے میں داخل ہوئی۔بھائی گڈ مارننگ !آپ آج اٹھیں نہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے آٹھ جائیں۔وہ اندر آتے ہی بولنا شروع ہو گئی تھی۔اٹھ گیا ہوں گڑیا۔ویسے احمد بھائی آپ کل سے کہاں گم ہو؟کل رات سے جب سے آئے ہیں آپ ایسے ہی کھوئے کھوئے سے ہیں خیریت؟وہ احمد کو کھوجتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ہاں گڑیا سب ٹھیک ہے۔وہ اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔اچھا اگر سب سچ میں ٹھیک ہے تو جلدی سے فریش ہو کر باہر آئے اور مجھے نتاشا کے گھر چھوڑ آئیں۔وہ بیڈ سے اتری۔گڑیا صبح صبح کسی کے گھر نہیں جاتے۔احمد اسے سمجھاتا ہوا بولا۔بھائی یہ صبح صبح صرف آپ کے لیے ہی ہیں ٹائم دیکھ لے پہلے وہ یہ کہتے ہوئے مسکرا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔جبکہ احمد نے بھی مسکرا کر گھڑی پر نظر ڈالی مگر گھڑی دیکھتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹی کیونکہ بارہ بجنے والے تھے اور بارہ بجے اسحاق نے ان سب کو گھر ربلایا تھا کنسرٹ کی

تیاری کے لیے وہ جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا اور تقریباً پندرہ منٹ بعد فریش ہو کر باہر آیا۔

وہ کل رات سے ایسے ہی بیٹھی تھی کل پہلی بار اس نے اس انسان کو حقیقت میں دیکھا تھا جسے وہ اپنے خوابوں میں دیکھتی تھی۔ جسے دعاؤں میں مانگتی تھی۔ وہ صرف اس کی آنکھیں دیکھ کر ہی اسے پہچان گئی تھی۔ تو آج چونکہ اتوار تھا اس لیے وہ کالج نہیں گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر اس انسان کے بارے میں سوچنے لگی تھی جسے سوچنا اس نے چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کی اور اس کی دنیا الگ تھی وہ ایک سنگر تھا اور یہ اسلام کو پھیلانے کے سپنے دیکھنے والی معصوم سی لڑکی یہ ایسے اگر کہتی کہ یہ سب چھوڑ دو تو کس حق سے کہتی؟ اور وہ کیوں اس کے لیے یہ سب کرتا وہ جس کا جنون تھا اس کا پروفیشن وہ اس کے لیے بھلا ایسا کیوں کرتا؟ کل رات وہاں سے نظریں چڑا

www.novelsclubb.com

آئی تھی پر آج خود سے نظریں کیسے چڑاتی تین سال کی محبت تھا وہ اور ابھی تو یہ سمنبھلی تھی پھر اچانک وہ سامنے کیوں آگیا تھا؟ جنت نے تو اسے اپنے رب کو پانے کے لیے چھوڑ دیا تھا وہ غلط راستے پر تھا وہ اسے صحیح راستے پر نہیں لا سکتی تھی اس کے پاس اس کا کوئی حق نہ تھا۔ لیکن جب ہم اپنے رب کے لیے کچھ چھوڑتے ہیں نہ تو وہ ہمیں اس سے بھی بہتر سے نوازتا ہے یا پھر اسے ہی بہترین بنا کر ہم تک پہنچاتا ہے۔ ابھی جنت یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ علیزے کی کال آئی اور وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر فون کی طرف متوجہ ہوئی جو اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا چکا تھ۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی زارا کو اس کی دوست کے گھر چھوڑ کر آیا تھا۔ اسحاق کے گھر سب اس کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ آگئے تم؟ اسامہ نے اس سے انتہائی بے تکا سوال پوچھا۔ نہیں ابھی اپنے بیڈ پر سو رہا ہے۔ اس سے پہلے کے احمد کچھ بولتا حمزہ بول پڑا۔ اور حمزہ کو تو

ویسے بھی اسامہ کی عزت کرنے کا موقع چاہیے ہوتا تھا اور اسامہ اسے خود ہی موقع دے دیا کرتا تھا۔ اچھا ویسے تم لوگوں کو یاد ہیں کہ یہاں کیا کرنے آیے یو؟ ہارون نے سنجیدگی سے پوچھا۔ جی جناب یاد ہے۔ حمزہ فوراً بولا۔ پھر یہ باتیں بند کرو اور اٹھو جو کام کرنے آئے ہو وہ کرو۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ پہلے کچھ کھا لیں بہت بھوک۔۔۔۔ اس سے پہلے کے اسامہ آگے کچھ بولتا عثمان کی گھوری نے منہ بند کروا دیا۔ کیا کچھ کہہ رہے تھے تم اسامہ؟ اسحاق اب اسامہ کی حالت سے مزے لیتا ہوا بولا۔ نہیں نہیں بھائی میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے بلکل بھی بھوک نہیں لگی اور کھانے کا کیا ہے؟ وہ تو ہم کبھی بھی کھا سکتے ہیں ابھی کام کرتے ہیں۔ اسامہ بات بدلتے ہوئے بولا اس کی یہ حرکت دیکھ سب ہنس پڑے۔ تو پھر اپنی اپنی جگہ سنبھالو سب۔ ہارون اب ان کا ڈانس لیڈر بن کر ان پہ روچ جما رہا تھا۔ ہارون کے کہنے پر سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی اور تیاری کرنے لگے۔ انہوں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کا یہ کنسرٹ جس کے لیے یہ لوگ اتنی تیاری کر رہے ہیں

وہ ہو گا ہی نہیں انہیں تو پتہ بھی نہیں تھا کہ انکی زندگیاں بدلنے والی ہیں۔ ویسے زندگی بھی نہ ایک پل میں ہی بدل جاتی ہیں۔ ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا اور کیا کا کیا ہو جاتا ہے۔ بیشک ہماری زندگی کے بارے میں صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

علی علی کہاں ہو تم؟ وہ گولڈن کل کی فراک میں ملبوس پورے گھر میں علی کو ڈھونڈ رہی تھی جو نجانے کہاں چلا گیا تھا؟

کیا ہوا چڑیل گلا پھاڑ پھاڑ کر کیوں چیخ رہی ہو؟

علی تم یہاں ہو میں کب سے ڈھونڈ رہی تھی تمہیں پہلے کہاں تھے تم؟

میں روم میں تھا تم بتاؤ کوئی کام تھا کیا؟

ہاں کام تو تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا مطلب اب نہیں ہے؟

نہیں ہیں تو اب بھی پر تم کرو گے نہیں۔وہ منہ بنا کر۔بولی۔

کیا کام ہے بتاؤ تو؟

آچھا کام یہ ہے کہ مجھے نہ شاپنگ پہ جانا ہے تو تم لیجاؤ گے کیا؟ وہ اسے دیکھ کر آنکھیں ٹپٹپا کر بولی۔ نہیں۔یک لفظی جواب آیا۔ بھئی لیجاؤ نہ میرے پیارے بھائی نہیں ہو کیا؟ پیارے سے سویٹ سے بھائی۔وہ اسے مکھن لگاتے ہوئے بولی۔ نہیں مطلب نہیں۔دو ٹوک انداز۔یہ تو غلط ہے اور تمہارا اسلام بھی تو کہتا ہے نہ کہ ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے تو پھر تم انکار کیسے کر سکتے ہو؟ وہ اب اسے اسلام کا حوالہ دیتے ہوئے بولی۔اچھا ٹھیک ہے چلو لیکن زیادہ ٹائم نہیں لگانا۔وہ لیکن پہ زور دے کر بولا۔اچھا اچھا ٹھیک ہے۔وہ جلدی سے کہتی گاڑی کی طرف دوڑی کے کہیں علی کا ارادہ ہی نہ بدل جائیں۔

یہ دونوں بہن بھائی ہیں علی بڑا اور نتاشا چھوٹی ہے۔ وہ دونوں کرسچن تھے علی جب تعلیم حاصل کرنے کے لیے باہر گیا تھا تو اس کے کچھ مسلم دوست بن گئے تھے۔ علی ان کے ساتھ مسجد جاتا اسلام کو جاننے کی کوشش کرتا اور پھر اسے اسلام میں دلچسپی پیدا ہونے لگی۔ وہ اسلام کو جتنا جانتا جاتا اس کا تجسس اتنا ہی بڑھ جاتا۔ بالآخر اللہ نے اس کے دل میں اسلام کے لیے محبت پیدا کر دی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ جب وہ مسلمان ہوا تھا تو اسے بہت مشکل دن دیکھنے پڑے ماں باپ کی ناراضگی گھر سے نکال دینا سب کا اس سے منہ موڑ لینا لیکن پھر اس نے صبر کیا اور اسے صبر کا پھل بھی ملا اسکے ماں باپ نے اسے معاف کر دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ آپ میرے ماں باپ ہیں میں آپ کی ہر بات مان سکتا ہوں پر میں آپ کے لیے سیدھا راستہ نہیں چھوڑ سکتا یہ راہ سکوں ہے یعنی یہ سکون کا راستہ ہے اسلام قبول کرنے سے قبل میں

www.novelsclubb.com

ہر بات پر پریشان ہو جاتا تھا نا امید ہو جاتا تھا کوئی مشکل آتی تھی تو لگتا تھا کہ میرا کوئی نہیں ہے مجھے اس مشکل سے کوئی نہیں نکال سکتا کوئی مجھے بچا نہیں سکتا کوئی میری مدد نہیں کر سکتا لیکن جب سے اسلام قبول کیا ہے ہر تکلیف پریشانی ختم ہو گئی ہے اگر کبھی کوئی پریشانی آتی ہے تو بھی اب میں پریشان نہیں ہوتا نا امید نہیں ہوتا اب مشکل میں "میں" اللہ سے مدد مانگتا ہوں پتہ ہے کہ وہ ہے وہ میری مدد کریں گا اگر اس نے تکلیف دی ہے تو وہ اس تکلیف کو دور بھی کریں گا اور تکلیف تو ویسے بھی اللہ کے پسندیدہ بندوں پر ہی آتی ہے۔ جب تکلیفیں آئیں تو اداس نہ ہو اس سے دعا کیا کریں کہ وہ اس تکلیف کو دور کریں اور خوش ہوا کریں کے اللہ نے آپ کو اس قابل سمجھا کہ وہ آپ کا امتحان لے سکے۔ ہر آزمائش کے بعد آسانی کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ اور قرآن پاک میں تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

"اسرا" یعنی کہ عظیم آسانی بڑی آسانی تو صبر رکھیں وہ مشکلیں دور بھی کریں گا۔

پھر اس نے تھوڑا سا توقف کیا۔ اور پھر بولا آپ میرے ماں باپ ہیں آپ کی عزت

کرنا میرا فرض ہے آپ کی خدمت کرنا میرا فرض ہے پر یہ حکم نہیں مان سکتا معذرت ہاں البتہ آپ کو ضرور اسلام کی دعوت دوں گا آگے آپ کی مرضی اسلام میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔وہ اس کی بات تو سمجھ گئے تھے پر مسلمان نہیں ہوئے تھے اب علی بھی صرف ان کے لیے دعا ہی کر سکتا تھا اور وہ کرتا بھی تھا پھر علی ان کے سامنے قرآن کی تلاوت بھی کرتا تھا جسے وہ خاموشی سے سنتے تو تھے پر سمجھتے نہیں تھے۔نتاشا بھی اپنے ماں باپ کی طرح مسلم نہیں تھی پر وہ سب کی عزت کرتی تھی۔اور نتاشا زارا کی دوست بھی تھی۔زارا بھی ہمیشہ نتاشا کو احدیث وغیرہ سناتی تھی۔اس کے والد کا نام ظفر اور والدہ کا نام رقیہ بیگم تھا۔

www.novelsclubb.com

معذرت قارئین قسط بہت چھوٹی ہوتی ہے میں جانتی ہوں پر ابھی میں کچھ کاموں میں پھنسی ہوں وہ ہو جائے تو اس کے بعد انشاللہ آپ کو پوری قسط دیا کروں گی بس

دعا کریں کہ اللہ میرے لیے اور آپ سب کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔اور قسط پر کر اپنے خیالات اور رائے کا اظہار ضرور کیجئے گا۔خوش رہے اور اپنے سے جورے لوگوں کو بھی خوش رکھے اور غلطیوں کو نظرانداز کیجئے گا اگلی دفعہ قسط جو زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی دعاؤں میں یاد رکھیئے گا پھر ملے گے جلد ہی اللہ حافظ۔

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com